احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

روزنامہ **الفضل** ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

فون: ۴۴۹

ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۴۳-۷۸ نمبر ۲۷۱ | جمعرات ۱۷- جمادی الثانی ۱۴۱۴ھ ' ۲- فتح ۱۳۷۲ ھش ۲- دسمبر ۱۹۹۳ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آپس کے لڑائی جھگڑوں کو چھوڑ کر ایک ہو جاؤ

جس قوم کے افراد ایسے ایک دوسرے سے دور ہوں کہ اگر ایک کو سکھ پہنچے تو دوسرے کو دکھ محسوس ہو اور اگر ایک کو تکلیف پہنچے تو دوسرے کو آرام ہو۔ اس قوم کے لئے کسی قسم کی ترقی کی امید نہیں ہو سکتی۔ یہی وجہ ہے کہ (فرمانبرداروں) کو خدا تعالیٰ نے بار بار "کلام الٰہی" میں اس طرف متوجہ کیا ہے کہ اگر تم ترقی کرنا چاہتے ہو اور کامیاب قوم بننا چاہتے ہو تو آپس کے لڑائی جھگڑوں کو چھوڑ کر ایک ہو جاؤ۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

سخت ضرورت محسوس ہوتی ہے کہ دعا کے مضمون پر پھر قلم اٹھایا جائے۔ کیونکہ پہلے مضامین اس بارہ میں کافی ثابت نہیں ہوئے۔ دعا نہایت نازک امر ہے اور اس کے لئے شرط ہے کہ مستدعی اور داعی میں ایسا مستحکم رابطہ ہو جائے کہ ایک کا درد دوسرے کا درد ہو جائے اور ایک کی خوشی دوسرے کی خوشی ہو جائے۔ جس طرح شیر خوار بچہ کا رونا ماں کو بے اختیار کر دیتا ہے اور اس کی چھاتیوں میں دودھ اتار دیتا ہے' ویسے ہی مستدعی کی حالتِ زار اور استغاثہ پر داعی سراسر رقت اور عقد ہمت بن جائے۔ (ملفوظات جلد اول صفحہ ۲۱۵)

آپس میں تعارف کو بڑھانا چاہئے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الاول)

عمل کے اصول کے واسطے کہنے والے پر حسن ظن ہونا ضروری اور لازمی امر ہے۔ اگر دل میں ہو کہ کہنے والا مرتد فاسق وفاجر ہے منافق ہے تو پھر نصیحت سے فائدہ اٹھانا معلوم اور عمل کرنا ظاہر' بعض اوقات شیطان اس طرح سے بھی حملہ کرتا ہے اور نصیحت سے فائدہ اٹھانے سے محروم کر دیتا ہے کہ دل میں نصیحت کرنے والے کے متعلق بدظنی پیدا کر دیتا ہے۔ پس اس سے بچنے کے واسطے بھی وہی ہتھیار ہے جس کا نام دعا۔ دردمند دل کی اور سچی تڑپ سے نکلی ہوئی دعا ہے۔

عقائد صحیحہ کے ساتھ مال کا انفاق بھی ضروری ہے۔ خیرات کرنا قریبیوں۔ رشتہ داروں یتیم بچوں کو دینا مسکینوں اور مسافروں کو دینا۔ سوالیوں کو اور غلام آزاد کرنے میں خرچ کرنا۔ اعلاء کلمۃ اللہ کے لئے مال عزیز خرچ کرنا۔ "عبادتیں" باقاعدہ اخلاص اور ثواب کے ماتحت ادا کرنی اور ایک مقررہ حصہ مال میں سے الگ کرنا جس کا نام (.....) ہے رنج میں مصائب میں۔ شدائد میں۔ مقدمات میں۔ غربت میں صبر اور استقلال سے قدم رکھنے والے یہی خدا کو پیارے ہیں۔ انہی کا نام خدا نے صادق رکھا ہے اور یہی متقی ہیں۔ ایک ہو جاؤ تا وحدت کا رنگ چڑھ جاوے۔ یہاں آنیوالوں کے واسطے نہایت ضروری ہے کہ ایک دوسرے سے میل ملاپ کریں۔ پتہ مقام دریافت کریں۔ نام نشان پوچھیں اور آپس میں تعارف حاصل کریں۔ یہ بھی ایک راہ ہے وحدت کے پیدا ہونے کی۔ اور اگر کوئی کہے چلو جی۔ ہمیں کیا' ہم تو پنجاب کے اور یہ ہیں ہندوستان کے اس سرے کے۔ ہم تو آپس میں ملیں بیٹھیں۔ اوروں سے کیا غرض و غایت تو وہ نادان نہیں سمجھتا کہ یہ امر وحدت کے متضاد ہے بلکہ چاہئے کہ ہر ایک یہاں کے آنے والے کے نام ونشان سے بخوبی واقفیت اور آگاہی ہو۔ اور ایک دوسرے کے حالات پوچھے جاویں۔ اس طرح سے تعلق ہو جاتے ہیں۔ خدا کی طرف سے آنے والے وحدت چاہتے ہیں۔ اخوان کے معنے اور مفہوم بھی یہی ہیں کہ وہ آپس میں ایک دوسرے کو جاننے پہچاننے والے ہوں۔ تعارف کو بڑھانا چاہئے۔

خدا تمہاری محنتوں۔ محبتوں۔ جانفشانیوں کو رحم سے دیکھے اور قبول کرے اور آخر تک استحکام اور استقلال بخشے یہاں تک کہ کوچ کا وقت آجاوے اور تم اپنے اقرار کے پورے پکے رہنے والے ہو۔ اور اللہ کی رضا کے حاصل کرنے والے اور مقدم کرنے والے بنو۔

(از خطبہ ۲۰/ مارچ ۱۹۰۸ء)

استادوں اور کتابوں کا اثر بہت آہستہ دیرپا ہوتا ہے اسی لئے یہ بات تسلیم کی گئی ہے کہ استادوں کے تقرر اور تعلیمی کتابوں کے انتخاب میں بڑی فکر کرنی چاہئے کیونکہ ان کا اثر اندر ہی اندر چلتا ہے۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الاول)

درخواست دعا

مکرم نصیر احمد صاحب (لاہور) کا نواسہ عزیزم محمد عثمان دانش شدید بیمار ہے اور ہسپتال میں داخل ہے۔

احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم عبدالقادر صاحب ناظر دیوان اطلاع دیتے ہیں کہ ان کی اہلیہ صاحبہ پر جنوری ۱۹۹۳ء میں جو بیماری کا حملہ ہوا تھا۔ وہ ڈاکٹر صاحبان کے نزدیک فالج کا حملہ تھا۔ گو اس کے بعد ان کی اہلیہ محترمہ بظاہر پوری طرح ٹھیک ہو گئی تھیں۔ مگر ان پر غنودگی طاری رہتی ہے۔ جو بعض اوقات بے ہوشی ہی معلوم ہوتی ہے۔ ڈاکٹر صاحبان کے نزدیک فالج کے حملہ کے نتیجہ میں ان کے دماغ میں شدید خون وغیرہ کسی جگہ جم گیا تھا۔ یا اس طرح کی کوئی خرابی پیدا ہو گئی ہے۔ جس کا پتہ C.T.SCAN سے ہی چل سکتا ہے۔ یہ سہولت بہت کم ہسپتالوں میں میسر ہے۔ فوجی ہسپتالوں میں صرف راولپنڈی کراچی میں یہ سہولت ہے۔ آپ جلد ہی ان جگہوں میں سے کسی ایک جگہ انہیں دکھانے کے لئے لے جائیں گے۔

احباب سے دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ محترمہ کو صحت والی لمبی زندگی عطا فرمائے۔

○ مکرم میاں ناصر احمد صاحب ابن مکرم قربان حسین صاحب دارالنصر غربی ربوہ دل کے عارضے کی وجہ سے فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں دیگر مختلف عوارض اور پیچیدگیوں کی وجہ سے طبیعت زیادہ خراب ہے۔

ان کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ احباب کرام سے تمام اسیران راہ مولیٰ کے لئے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان کی جلد رہائی کے سامان پیدا فرمائے اور ان کی مشکلات دور فرمائے۔

○ احباب جماعت سے جملہ بیماروں کی شفایابی ان کی تکالیف اور پریشانیاں دور ہونے اور صحت وتندرستی والی عمر دراز عطا ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ **الفضل** ربوہ	پبلشر : آغا سیف اللہ- پرنٹر : قاضی منیر احمد مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت : دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت دو روپیہ

۲ / فتح ۱۳۷۲ ہش ۲ / دسمبر ۱۹۹۳ء

آزادئ اظہار

آزادئ اظہار کی بات تو بہت کی جاتی ہے افراد بھی آزادی مانگتے ہیں اور گروہ بھی۔ تقریر بھی آزادی مانگتی ہے اور تحریر بھی۔ پریس سب سے پیش پیش ہے کہ اسے آزادئ اظہار ملنی چاہئے۔ حکومت۔ ہر حکومت۔ بڑے زور و شور سے اس بات کا اعلان کرتی ہے کہ پریس کو آزادئ اظہار دی جائے گی۔ ہر قسم کی مداخلت سے پریس کو آزاد رکھا جائے گا۔

گذشتہ دنوں پریس نے اس بات پر خوشی کا بھی اظہار کیا کہ اب وہ پہلے سے بہت زیادہ آزاد ہے۔ اور یہ بات اتنی خوشکن ہے کہ اس پر ہر شخص ایک دوسرے کو مبارک باد دے سکتا ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ سب سے زیادہ آزادی کی جس شعبہ میں ضرورت ہے وہاں آزادی کا فقدان ہے۔ وہ شعبہ ہے مذہب۔ سب سے زیادہ حساس شعبہ مذہب ہے۔ اور مذہب پر قدغن ہو تو کسی قسم کی آزادی کا کوئی مطلب نہیں۔ مذہب کا تعلق ہے عقیدہ سے اور عقیدہ انسان کے اس پختہ خیال کو کہتے ہیں جسے انسان اپنی ذات میں صد فیصد درست سمجھتا ہے۔ اگرچہ ایک دوسرے میں اختلاف ہو سکتا ہے لیکن ہر شخص کو اپنے خیال کے اظہار کی آزادی ہونی چاہئے۔ خدا تعالیٰ کی ذات ہی کے متعلق عقیدہ کو لیجئے۔ کوئی کہتا ہے تین خدا ہیں۔ کوئی کہتا ہے دو خدا ہیں۔ کوئی کہتا ہے کروڑوں خدا ہیں۔ کوئی کہتا ہے خدا دنیا بنا کر الگ ہو بیٹھا ہے۔ کوئی کہتا ہے اس کے حکم کے بغیر پتہ بھی نہیں ہلتا۔ کیا کوئی شخص ان مختلف خیالات کی راہ میں روک بن سکتا ہے۔ ہرگز نہیں۔ اور اگر روک بننے کی کوشش کرے تو ایسا فساد برپا ہو کہ سنبھالے نہ سنبھلے۔

حقیقت یہ ہے کہ اگر کسی کو عقیدہ کے اظہار کی آزادی نہیں ہے تو اس کے لئے سب آزادیاں بے معنی ہو جاتی ہیں۔ جو کچھ کوئی مانتا ہے اس کا اظہار کیوں نہ کرے۔ آپ بھی تو جو کچھ مانتے ہیں اس کا اظہار کرنے کی آزادی مانگتے ہیں اور آپ کو آزادی حاصل ہے۔ کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جن کو یہ آزادی حاصل نہیں۔ آپ سوچیں۔ وہ کون ہیں۔ اگر آپ نے ان کی آزادی سلب کر رکھی ہے تو یقیناً آپ آزادی اظہار کا ڈھنڈورا نہیں پیٹ سکتے۔ آزادی ان کو بھی ویسی ہی پیاری ہے جیسی آپ کو۔

ہم سب کے لئے آزادئ اظہار طلب کرتے ہیں۔ ہم تقاضا کرتے ہیں کہ ہر شخص، چاہے اس کا مذہب کچھ بھی ہو۔ اسے اپنے عقیدہ کے اظہار کی اجازت ہونی چاہئے۔ اس سلسلہ میں جو عوامل بھی روک ہیں ان کو دور کرنا حکومت کا فرض ہے۔

یہی انسانیت کی بہبود کا ذریعہ ہے اور یہی قومی ترقی کا راز ہے۔

مجھ پہ قدغن لگا کے کہتے ہو
سب کو اظہار کی ہے آزادی
میں جواباً بھی چپ رہوں لیکن
تم کو ہر وار کی ہے آزادی

ابوالاقبال

وفاؤں کا صلہ

دل شکستہ ہے آنکھ پُر نم ہے — کوئی مونس نہ کوئی ہمدم ہے
کچھ سمجھ میں مِری نہیں آتا — جانے کس بات کا مجھے غم ہے
رات دن صبح شام غم ہی غم — پیش کیسا یہ دل کو ماتم ہے
تلخ یادوں کی ہلکی ہلکی کسک — دل کی ہر دم رفیق و ہمدم ہے
یہ صِلہ ہے مری وفاؤں کا
طعنہ زن مجھ پہ سارا عالم ہے
کاش منزل پہ کوئی پہنچا دے — راہ لمبی ہے زادِ رہ کم ہے
سہتا جاتا ہوں صبر سے ہر دکھ — سہتا جاؤں گا جب تلک دم ہے
تجھ سے کس کا گلہ کروں یارب — میرا اپنا قصور کیا کم ہے؟
تو ہی ہر درد کا مداوا ہے
تو ہی زخموں کا میرے مرہم ہے
اے مرے چارہ ساز ربِّ غفور — تیرے دَر پر ہی میرا سر خم ہے
مجھ کو تیرا ہی آسرا ہے فقط — اور بھروسہ تجھی پہ ہر دم ہے
زندگی رُت بدلتی رہتی ہے — کبھی جنّت کبھی جہنّم ہے
اپنی تقدیر خود بنا صدّیق
تیرے بس میں مزاجِ عالَم ہے

محمد صدیق امرتسری

تحریکِ جدید کی اہمیّت اور ضرورت

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے فرمایا :-

"میرے ذہن میں یہ تحریک بالکل نہ تھی۔ اچانک میرے دل میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ تحریک نازل ہوئی۔ پس بغیر اس کے کہ کسی قسم کی غلط بیانی کا ارتکاب کروں، میں کہہ سکتا ہوں کہ تحریکِ جدید خدا تعالیٰ نے جاری کی۔ میرے ذہن میں یہ تحریک پہلے نہیں تھی میں بالکل خالی الذہن تھا۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے یہ سکیم میرے دل پر نازل کی اور میں نے جماعت کے سامنے اسے پیش کر دیا۔ پس یہ میری تحریک نہیں۔ خدا تعالیٰ کی نازل کردہ تحریک ہے"

دوستوں کو چاہیئے کہ اس عظیم الشان تحریک کے لئے قربانی پیش کرتے ہوئے اس کی عظمت اور اہمیت کے مطابق قربانی پیش کریں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید۔ ربوہ)

شمائل حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شمائل کے متعلق حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب نے فرمایا۔

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے ارکان ایک مجموعہ شمائل کے نام سے شائع کر رہے ہیں۔ اس مجموعہ کے مسودہ کو میں نے سرسری نظر سے دیکھا ہے اور کہیں کہیں مشورہ کے رنگ میں بعض اصلاحات کی طرف بھی توجہ دلائی ہے۔ غلطی کا تو ہر انسانی کام میں امکان ہوتا ہے لیکن یہ مجموعہ زیادہ تر سلسلہ عالیہ احمدیہ کی شائع شدہ روایات پر مبنی ہے اور کارکنوں کی نیت بھی خدا کے فضل سے صالح ہے۔ اس لئے میں امید کرتا ہوں کہ یہ مختصر مجموعہ جو بچوں اور نوجوانوں کی تربیت کی غرض سے شائع کیا جا رہا ہے (اللہ نے چاہا تو) مفید ثابت ہوگا۔ کیونکہ یہ ناممکن ہے کہ اگر حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر سلامتی نازل فرماتا رہے کے شمائل کی تصویر صحیح طور پر پیش کی جائے تو وہ نیک اثر پیدا کرنے سے قاصر رہے اس مجموعہ میں ایک اور بھی خوبی ہے اور وہ یہ ہے کہ بوجہ اس کے کہ وہ بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی زندگی کے بارے میں چشم دید حالات پر مبنی ہے جو روایات کے رنگ میں بیان کئے گئے ہیں۔ وہ نصیحت اور اسوہ دونوں کا کام دیتا ہے۔ اور یہی دو چیزیں تربیت کی جان ہیں۔ یعنی یہ کہ اچھی نصیحت کے ساتھ ساتھ اچھا اسوہ بھی آنکھوں کے سامنے رہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ دوست اس مجموعے کی اشاعت سے پورا فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں گے۔

حضرت مفتی محمد صادق صاحب 'اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے' نے بیان کیا کہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے فرمایا کہ:

"جو بات ہماری سمجھ میں نہ آوے یا کوئی مشکل پیش آوے تو ہمارا طریق یہ ہے کہ تمام فکروں کو چھوڑ کر دعا میں اور تضرع میں مصروف ہو جاتے ہیں اور تب وہ بات حل ہو جاتی ہے۔"

حضرت مفتی محمد صادق صاحب 'اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے' نے بیان کیا:۔

۱۴۔ اپریل ۱۹۰۵ء صبح ساڑھے چھ بجے ایک دفعہ نہایت زور آور حملہ زلزلے کا ہوا۔ زلزلے کے شروع ہوتے ہی آپ بمع (-) بال بچہ کے اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کرنی شروع ہو گئے اور اپنے رب کے آگے سر بسجود ہوئے۔ بہت دیر تک سارا کنبہ کا کنبہ بمع خدام کے قیام اور سجدے میں گرا رہا اور خدا تعالیٰ کی بے نیازی سے لرزاں اور ترساں رہا۔

مولوی عبداللہ صاحب سنوری 'اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے' بیان کرتے تھے کہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے مجھے قرضوں سے نجات پانے کے لئے یہ دعا سکھائی تھی کہ پانچوں وقت عبادت کے بعد (اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو طاقت نہیں-------) گیارہ دفعہ یہ دعا پڑھنی چاہیے۔ یعنی سوائے اللہ کے اور کسی کو کوئی طاقت نہیں ہے۔ نہ فائدہ پہنچانے کی اور نہ نقصان کی۔ اور میں نے اس کو بار بار آزمایا ہے اور بالکل درست پایا ہے۔

حضرت امام جماعت الثانی 'اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے' نے بیان فرمایا کہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ بھی دوسروں کو دعا کے لئے کہا کرتے تھے۔ بلکہ بعض دفعہ بچوں کو بھی دعا کی تحریک کیا کرتے تھے۔ مجھ سے بھی آپ کئی مواقع پر دعا کے لئے کہا کرتے تھے۔ مجھے یاد ہے کہ ایک دفعہ آپ نے مجھے دعا کے لئے فرمایا اس وقت میری عمر نو سال کی تھی۔

اس کے علاوہ ایک بات اور بھی ہے کہ جہاں روحانی عالم میں طاقتور کی دعا اس لئے سنی جاتی ہے کہ وہ مقبول ہے۔ وہاں کمزور کی اس لئے سنی جاتی ہے کہ وہ رحم کا زیادہ مستحق ہے۔ بعض مواقع پر اللہ تعالیٰ کی رحمت کمزور کی دعا زیادہ جلدی قبول کر لیتی ہے۔

حضرت امام جماعت الثانی 'اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے' نے بیان فرمایا:۔

جو شخص اصرار کے ساتھ دعا مانگتا ہے۔ اس کو جلد ملتا ہے۔ پس اصرار ایک ایسی چیز ہے جو دعا کے لئے ضروری ہے۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ فرمایا کرتے تھے کہ گداگر دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک نر گدا اور دوسرے خر گدا۔ نر گدا وہ ہوتا ہے جو کسی کے دروازے پر جا کر آواز دیتا ہے اگر کسی نے ڈال دیا تو لے لیا نہیں تو دو تین آوازیں دے کر چلا گیا۔ مگر خر گدا وہ ہوتا ہے کہ جب تک نہ ملے ٹلتا نہیں۔ اس قسم کے گداگر لئے بغیر پیچھا ہی نہیں چھوڑتے۔ ایسے گداگر بہت تھوڑے ہوتے ہیں۔ مجھے یاد ہے کہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے پاس بھی ایک شخص آکر بیٹھتا تھا اور نہیں اٹھتا تھا جب تک کچھ لے نہ لے۔ وہ بیٹھا رہتا تھا۔ جب تک حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ باہر نہ نکلتے تھے۔ اور اسے کچھ دے نہ دیتے پھر بعض دفعہ وہ کچھ رقم مقرر کر دیتا کہ اتنی رقم لینی ہے اور اگر حضرت صاحب اس سے کم دیتے تو اسے ہرگز نہ لیتا۔ کئی دفعہ ایسا ہوا کہ مہمان اسے اتنی رقم پوری کر دیتے تھے۔ کہ جلد جائے ہم نے دیکھا ہے کہ اگر اس کے منہ سے کوئی رقم نکل گئی کہ یہ لینی ہے اور وہ بھی پوری نہ ہوتی تو وہ جاتا نہیں تھا۔ جب تک رقم پوری نہ کر دی جاتی۔ اور اگر حضرت صاحب بیمار ہوتے تو تب تک نہ جاتا جب تک صحت یاب ہو کر آپ باہر تشریف نہ لاتے۔ تو حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے تھے کہ دعا کی قبولیت کے لئے ضروری ہے کہ انسان خر گدا بنے۔ اور مانگتا رہے۔ اور خدا کے حضور دھونی رما کر بیٹھ جائے۔ ہٹے نہیں۔ جب تک کہ خدا کا فضل اسے یہ ثابت نہ کر دے کہ اب اس کے متعلق دعا نہ کی جائے۔

حضرت میاں فضل محمد صاحب ہرسیاں دوکاندار محلہ دارالفضل نے بیان کیا کہ ایک دفعہ دعا کے متعلق کچھ سوال ہوا۔ حضور نے فرمایا کہ دعا بھی صاحب ایمان کا ہتھیار ہے۔ دعا کو ہرگز چھوڑنا نہیں چاہئے۔ بلکہ دعا سے تھکنا نہیں چاہیے لوگوں کی عادت ہے کہ کچھ دن دعا کرتے ہیں اور پھر چھوڑ دیتے ہیں۔ دعا کی مثال حضور نے کنویں کی دی۔ کہ انسان کنواں کھودتا ہے اور بعض دفعہ جب پانی کے قریب پہنچتا ہے تو تھک کر ناامید ہو کر چھوڑ دیتا ہے۔ اگر وہ ایک دو بالشت اور کھودتا تو نیچے سے پانی نکل آتا۔ اور اس کا مقصد حاصل ہو جاتا۔ اور وہ کامیاب ہو جاتا۔ اسی طرح دعا کا کام ہے تو انسان کچھ دن دعا کرتا ہے اور پھر چھوڑ دیتا ہے اور ناکام رہتا ہے۔

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث

حضرت امام جماعت الثالث اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر رحمتیں نازل فرماتا رہے نے خطبہ فرمودہ ۲۳/دسمبر ۱۹۷۷ء میں فرمایا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے انسان جب تو اپنی سی کوشش کر لے گا تو تیری کوشش کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ کا پیار تجھے مل جائے گا۔ لیکن پھر تجھے اللہ کے سوا ہر دوسری ہستی کو چھوڑنا پڑے گا۔ فرمایا ہم تجھے یہ بشارت دیتے ہیں کہ جب تو کوشش کر رہا ہوگا تو دنیا کی کوششیں کامیاب نہیں ہوں گی اگر تو بدقسمتی سے خود ہی ان کی طرف مائل ہو جائے تو اس کا تو خود ذمہ دار ہے۔ لیکن اگر تو خود مائل نہیں 'اگر تو پورا زور لگا رہا ہے تو پھر باوجود اس کے کہ خدا تعالیٰ کو پانے کے لئے اس کی عظمت اور اس کی قدرت کے لحاظ سے جو کوشش ہونی چاہئے تیری طرف سے اتنی کوشش نہیں ہوتی چونکہ تجھے ہی خدا نے یہ استعدادیں دی تھیں اور تیری استعداد سے زیادہ تجھ سے مطالبہ نہیں کیا جاتا اس لئے تیرے تھوڑے کو قبول کیا جائے گا۔ تیرے اخلاص کی وجہ سے 'تیری انتہائی جدوجہد کی وجہ سے 'تیرے جذبے کی وجہ سے 'تیری اس کوشش کے نتیجہ میں کہ تو خدا تعالیٰ کی محبت میں فانی ہونا چاہتا ہے اور تو اپنا سب کچھ اس کے حضور پیش کر دینا چاہتا ہے۔ تجھے ایک ایسا موتی مل جائے گا جو انمول ہے 'دنیا میں اس کی کوئی قیمت نہیں۔ پس ہمیں یہ کہا گیا ہے کہ اگر تم خدا تعالیٰ کے وصل اور لقاء سے محروم ہو تو تم خود ذمہ دار ہو کوئی اور اس کا ذمہ دار نہیں ہے۔ کیونکہ کسی اور کو یہ طاقت نہیں دی گئی کہ وہ خدا کی محبت اور تمہارے درمیان حائل ہو سکے کسی کو یہ طاقت نہیں دی گئی کہ خدا تعالیٰ تم سے پیار کرنا چاہے اور وہ اس میں روک بن سکے۔ خدا تعالیٰ سے دور لے جانے والی طاقتیں کچھ کر سکتی ہیں وہ یہی ہے کہ تمہاری کوشش کو کمزور کر دیں لیکن یہ تمہارا فرض ہے کہ تم اپنی کوشش کو کمزور نہ ہونے دو۔ تم خدا تک پہنچنے کے لئے پہلے زور لگاؤ خدا کی راہ میں قربانیاں دو اور اس کے دین کی خدمت کرو۔ تم خدا کی مخلوق کے ساتھ خیر خواہی کا سلوک کرو بنی نوع انسان سے ہمدردی کرو ان کی خدمت کرو ان کے حقوق ان کو دو کہ یہ ایک بنیادی چیز ہے۔ اگر تم اپنی طرف سے اپنے دائرہ استعداد کے اندر انتہائی کوشش کرو گے تو دنیا کی کوئی طاقت تمہیں خدا تعالیٰ کے

باقی صفحہ ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پروفیسر میاں محمد افضل

حضرت میاں محمد یوسف صاحب

رات کے تقریباً نو بج رہے تھے رات اور سردیوں کی رات۔ ہُو کا عالم ہے اور علاقہ بھی ایسا کہ دن ڈھلے سنسان ہو جاتا ہے۔ وہی جو آج شاید لاہور کا دل ہے مگر آج سے تیس سال قبل یہاں کے مکینوں کو یہاں رہنا محال معلوم ہوتا۔ رات کی سیاہی پھیلتی تو مہیب سائے رینگنے لگتے۔ اس خاصی نئی کوٹھی کے مکین بھی کمروں میں بیٹھنے میں عافیت جانتے۔ اس سرد رات میں نہ کسی مہمان کی آمد متوقع ہو سکتی نہ ہی باہر نکلنا اتنا محفوظ سمجھا جاتا ہے۔ ایک بزرگ۔ سفید ریش چہرے پہ نور۔ ہونٹوں پہ ہلکی سی مسکراہٹ۔ باتیں ایسی پیاری گویا بچوں میں شرینی بانٹی جارہی ہے۔ بچے ہمہ تن گوش ہیں کہ دروازے پہ دستک ہوتی ہے۔ اس سمے بھلا کون آسکتا ہے۔ دروازہ کھولا جاتا ہے۔ باہر تین صاحبان کھڑے ہیں۔ نادیدہ چہرے۔ ناشناسا لوگ۔ نہ جانے اس وقت ان کے آنے کا مطلب کیا ہے اندر بلائے جاتے ہیں۔ مدعا بیان کرنے کو کہا جاتا ہے' وہ تو ایک عجیب مسئلے میں الجھے ہوئے ہیں اور اس گھر کے مکینوں کو بھی الجھانا چاہتے ہیں۔ مہربان بزرگ دریافت کرتے ہیں۔ پتہ چلتا ہے کہ ان مہمانوں کے ایک قریبی عزیز ایک مقدمہ قتل میں ملوث ہیں مقدمہ قصور کے جج صاحب کے پاس ہے اور وہ ان بزرگ سے مدد کے طالب ہیں۔ خوب رہی۔ آدھی رات کو دروازہ کھٹکھٹایا جاتا ہے۔ نہ جان نہ پہچان۔ مسئلہ اتنا گھمبیر۔ کیس اتنا مشکل اور مدد طلب کی جارہی ہے ایک ناواقف سے جن کی نہ اس کیس میں دلچسپی ہو سکتی ہے نہ شاید ان جج صاحب سے واقفیت۔ بزرگ تفصیل سنتے ہیں اور ان ناواقف حضرات کو جنہوں نے ایک سرد اندھیری رات میں بے وقت دروازہ کھٹکھٹایا ہے۔ اور جن کی خواہش یہ ہے کہ ان کی سفارش اسی وقت قصور جا کے کی جائے' پریشان افسردہ اور مایوس دیکھ کر فوراً مدد کو تیار ہو جاتے ہیں مگر فرماتے ہیں: "میری ایک شرط ہے" میزبان سمجھتے ہیں کہ کسی قیمت کی ادائیگی کا مطالبہ ہو گا۔ کوئی معاوضہ طلب کیا جائے گا۔ مگر وہ اپنے کانوں پہ یقین نہیں کرتے جب ان سے وہ بزرگ فرماتے ہیں: "شرط یہ ہے کہ آپ میرے مہمان ہیں اور میرا یہ فرض بنتا ہے کہ آپ کو منزل مقصود تک لے کے بھی جاؤں اور واپس بھی لاؤں۔ اس لئے قصور آنے جانے کا کرایہ میں ادا کرونگا" کیا عجیب شرط ہے! کیسے ہیں یہ بزرگ کہ ناواقف حضرات کی بے وقت آمد پہ بجائے ناراضگی کا اظہار کرنے کے ان کے مسئلہ میں ہمدردی' اور فقط لفظی ہمدردی ہی نہیں' بلکہ اس سرد تاریک رات میں ان کے ساتھ قصور جانے کو تیار ہو جاتے ہیں۔ اور پھر یہی نہیں بلکہ شرط یہ عائد کرتے ہیں کہ وہ نہ صرف کسی کا احسان نہیں لیں گے بلکہ مہمان نوازی کا فرض ادا کرتے ہوئے ان کی آمد و رفت کی ذمہ داری بھی خود اٹھائیں گے۔ کیا اس دنیا میں ایسے بھی انسان بستے ہیں؟ کیا کوئی اتنا ہمدرد شفیق اور مہربان بھی ہو سکتا ہے؟ ہاں ابھی کچھ لوگ باقی ہیں جہاں میں

یہ مہربان ہستی۔ یہ فرشتہ صفت انسان کون تھے؟ یہ تھے حضرت خان صاحب میاں محمد یوسف صاحب۔ مگران کے تعارف سے پہلے اس واقعہ کو تو اختتام تک پہنچا لیں۔ تین نووارد اور حضرت میاں صاحب بس میں سوار ہو کے قصور پہنچتے ہیں۔ جج صاحب کے گھر پہنچتے ہوئے رات کے ساڑھے دس بج جاتے ہیں جج صاحب کو جگایا جاتا ہے۔ وہ ناواقف حضرات کو دیکھ کر قدرے پریشان اور متفکر ہو جاتے ہیں۔ نہ جانے ان لوگوں کے ارادے کیا ہوں۔ مگر ان تینوں کے درمیان ایک سفید ریش بزرگ ہونٹوں پہ مسکراہٹ لئے ہوئے بڑی محبت سے سلام کہتے ہیں۔ جج صاحب کی ڈھارس بندھتی ہے اور وہ متوجہ ہوتے ہیں۔ حضرت خانصاحب کہتے ہیں: آدھی رات کو تکلیف دینے کے لئے معافی چاہتا ہوں۔ مگران پریشان حال لوگوں کی پریشانی کا سن کے میں رک نہیں سکا۔ سفارش بھی نہیں کرونگا۔ فقط اتنا کہوں گا کہ اگر تو گنہگار سزا سے بچ جائیں مگر ایک بے گناہ پھانسی پہ لٹکا دیا جائے تو یہ ظلم ہو گا جس کے لئے منصف اللہ کے حضور جوابدہ ہو گا۔ بس مجھے اتنا ہی کہنا ہے۔ بے وقت تکلیف کی ایک بار پھر معذرت۔ اللہ حافظ۔ بعد میں معلوم ہوا کہ شاید اس فرشتہ صفت انسان کے دل سے نکلی ہوئی بات دل پہ اثر کر گئی۔ جج اس رعب و جمال سے کچھ ایسا متاثر ہوا کہ وہ بات کی تہہ تک پہنچا اس بزرگ کی دعا نے ایسا اثر دکھایا کہ بے قصور۔ رنجیدہ و مغموم ملزم کا چہرہ بھی ایک بار کھل اٹھا۔ احسان مندی سے اس کا سر جھک گیا۔ ایک بزرگ کی شرافت خدا ترسی اور کمال ہمدردی نے ایک معجزانہ اثر دکھایا۔ ناممکن ممکن میں بدل گیا۔

آیئے حضرت میاں صاحب کے ساتھ ایک بارات میں شامل ہوں بارات ہے ان کے کسی عزیز کی اور اسے گجرات جانا ہے' تنگ سی گلی اردگرد اونچے اونچے مکان۔ دولہا میاں ایک گھوڑے پہ سوار ہیں اور حضرت میاں صاحب جو جوانی کی سرحدوں میں نئے نئے داخل ہو رہے ہیں دولہا کے پیچھے بطور شہ بالا بیٹھے ہوئے ہیں بارات گلی کی نکڑ پہ پہنچ جاتی ہے۔ لڑکیاں' نوجوان لڑکیاں' زرق برق لباس میں ملبوس دولہا کو گھیرے میں لے لیتی ہیں۔ ساتھ ہی شہ بالا بھی ہیں۔ وہ قدرے شرماتے۔ لڑکیوں کے جملوں سے گھبراتے دولہا میاں کے ساتھ ساتھ چلے آ رہے ہیں۔ میں اسی مقام پہ رک کے اس واقعہ سے کوئی تیس چالیس سال بعد کے زمانے میں پہنچتا ہوں۔ دولہا کے سسرال کی ایک بزرگ عورت کے ذہن پہ یہ سارا سین اس طرح منقش ہو گیا کہ چالیس سال کے بعد انہوں نے راقم سے بات کرتے ہوئے سارے نقشہ کو ان الفاظ میں کھینچا۔ "لڑکیوں نے کہا۔ دولہا کو چھوڑو شہ بالا کو دیکھو' سرخ و سفید رنگ' مسکراتی' شرماتی ہوئی بادامی آنکھیں' کتنا خوبصورت' کتنا وجیہہ' کتنا حسین' شہ بالا میاں لڑکیوں کے ان تعریفی جملوں سے جو شرمائے تو وہ اور بھی پیارے لگنے لگے "حضرت یوسف واقعی یوسف تھے۔ ان کی سیرت بھی یوسفی اور صورت میں حسن یوسف جھلکتا ہوا۔

حضرت خانصاحب میاں محمد یوسف صاحب اپنی سوانح میں تحریر فرماتے ہیں کہ انہوں نے محکمہ بندوبست میں ملازمت اختیار کی مگر حکمت خداوندی سے وہ آسامی کچھ ہی دیر کے بعد تخفیف کا شکار ہو گئی۔ اور بقول آپ کے "امتحان انٹرنس کے دس سال گزرنے کے بعد ہنوز روز اول والا معاملہ ہوا" مگر اللہ تعالیٰ نے سامان پیدا کئے اور زراعتی کالج لائلپور میں ملازمت مل گئی۔ آپ نے جلد ترقی کی منازل طے کیں اور ہیڈ کلرک ہو گئے۔ یہاں ایک ایسے افسر سے واسطہ پڑا جس نے عرصہ حیات تنگ کر دیا۔ آپ نے اللہ کے حضور گڑگڑا کر دعا کی کہ وہ رحیم کریم خدا غلبہ و حکمت عطا فرمائے۔ تضرع و الحاح بڑھا نالے عرش تک جا پہنچے۔ اور پھر وہ ہوا جس کا وہم و گمان بھی نہ تھا۔ شملہ میں ایک انگریز آئی۔ سی۔ ایس افسر کا انگریز ماتحت اس کی سخت گیری کی وجہ سے بھاگ گیا آپ سے دور دراز ایک جگہ خالی ہوتی ہے اور اتفاق کی بات یا خدائی تقدیر کہ حضرت میاں صاحب کے ایک شناسا کو آپ کا خیال آجاتا ہے۔ انگریز افسر سے ذکر ہوتا ہے وہ فوراً پرنسپل زراعتی کالج سے رابطہ کرتا ہے اور آپ کو اس سے مانگ لیتا ہے۔ دعائیں رنگ لاتی ہیں۔ دور دراز بیٹھے ہوئے شخص کے دل میں ایک خیال ڈالا جاتا ہے اور آپ کو بغیر کسی تردد۔ بغیر کسی بھاگ دوڑ کے ملازمت مل جاتی ہے اور وہ بھی صوبے کے سب سے بڑے دفتر یعنی گورنر کے سیکرٹریٹ میں۔ آپ کی دعاؤں کے نتیجہ میں آپ کو غلبہ و حکمت ملتے ہیں نامعلوم سے دفتر سے اہم ترین دفتر میں تعیناتی ہو جاتی ہے۔ دعائے نیم شب رنگ لائی۔

اس بے نشان کی چہرہ نمائی یہی تو ہے مقام عزت و توقیر ملا مگر ایسی پوسٹ کے کچھ تقاضے ہوتے ہیں۔ انگریز حاکم نہایت سخت گیر تھا۔ اس لئے پہلا مرحلہ زیادہ محنت کا طالب ہوا۔ آپ فرماتے ہیں: گھر بہت دیر سے لوٹتا اور اکثر بغل میں دفتر کی فائلیں دبائے ہوئے۔ بعض اوقات ان پہ کام کرتے ساری رات بیت جاتی اور صبح ہو جاتی۔ اتنی محنت اور دیانتدارانہ کام سے وہ سخت گیر حاکم آپ کی حسن کارکردگی سے متاثر ہوا اور اس طرح ذہنی پریشانی دور ہوئی۔ آپ فرماتے ہیں کہ آپ نے ایک نوٹ بک رکھی ہوتی جس میں فائلوں کے وہ ریمارکس جو خوبصورت انگریزی میں یا نہایت اعلیٰ پیرایہ میں لکھے ہوتے نقل کر لیتے اور پھر اپنا نوٹ لکھتے ہوئے ان کو مدنظر رکھتے۔ رفتہ رفتہ فائلوں پہ لکھی جانے والی آپ کی تحریرات پسند کی جانے لگیں اور آپ کو ماہر تسلیم کر لیا گیا۔ یہ محض محنت لگن کام میں دلچسپی اور دیانتدارانہ ادائیگی فرض تھا جس نے آپ کو اس مقام پہ پہنچا دیا کہ دوسرے حضرات بھی مشورہ کے لئے آپ کی طرف رجوع کرنے لگے۔ آپ کو ترقی ملی اور آپ سیکرٹریٹ میں سپرنٹنڈنٹ کے عہدہ پر فائز ہو گئے یعنی ایک قابل احترام پوزیشن مل گئی۔ اس ترقی میں اگرچہ آپ کی محنت کو بہت دخل تھا۔ مگر اس کو ممکن بنایا آپ کے والد محترم کی دعاؤں نے جو ہر شام بڑی بے تابی سے چکر کاٹتے ہوئے اپنے فرزند کا دفتر سے لوٹ آنے کا انتظار کر رہے ہوتے۔ اور آتے ہی اسے دعاؤں کا تحفہ پیش کرتے۔ فرزند بھی بہت سعادتمند کہ تھکن سے نڈھال ہیں مگر گھر پہنچنے پہ پہلا کام والد محترم کے پاؤں دبانا ہے۔ یہ سعادتمندی ہی تھی جو مقبول ہوئی اور والد محترم کی دعاؤں نے رنگ دکھلایا۔ آپ کو دفتر میں بھی اور اس کے باہر بھی عزت ملی۔ دفتر میں شروع میں آپ کے ذمہ پاسپورٹ کا شعبہ لگایا گیا۔

محنت کبھی ضائع نہیں جاتی۔ دیانتدارانہ کام کا آج نہیں تو کل صلہ مل جاتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملازمت میں گھات میں بیٹھنے والے دشمن بھی ملیں گے اور قدردان بھی۔ سفر کٹھن ہے۔ راستے میں کانٹے بھی ہیں مگر پھول بھی خوش آمدید کہنے کو منتظر ہوتے ہیں۔ ہمت سے کام کرتے رہیں تو راستوں کی صعوبتیں کم ہو جاتی ہیں۔ تعصب سے اندھے انسان دانت پیس کر رہ جاتے ہیں۔ اپنے کام سے کام رکھنے والا اور اللہ پہ توکل رکھنے والا انسان آخر کامیابی سے ہمکنار ہوتا ہے۔ اس پہ انعامات کی بارش ہوتی ہے۔ وہ اعزازات سے نوازا جاتا ہے۔ سو آپ کی کارکردگی سے متاثر ہو کر انگریز حاکم نے آپ کے لئے خانصاحب کے خطاب کی سفارش کردی اور پھر گورنر کے دربار میں خوبصورت اچکن میں ملبوس شاندار پگڑی باندھے آپ اعزاز لے رہے تھے۔ دنیا والوں نے آپ کی قدر کی آیئے دیکھیں آپ نے دین کے لئے کیا کیا۔

حضرت میاں صاحب' حضرت بانی سلسلہ کے ایک مخلص خادم اور رفیق نے اپنی مختصر سوانح یادوں کی بارات سے سجائی تو سب سے پہلی یاد جو ابھری وہ سیدنا حضرت اقدس کے کرم دین بھیں والے مقدمے کی تھی۔ جہلم ریلوے سٹیشن کا پلیٹ فارم ہے۔ بے پناہ ہجوم ہے۔ لوگ شوق دیدار میں ایک دوسرے سے آگے جانے کی سعی کر رہے ہیں۔ اور حضرت میاں صاحب (اس وقت ابھی بچے تھے) لوگوں کی ٹانگوں میں سے گزرتے ہوئے حضور کے کافی قریب پہنچ جاتے ہیں۔ بچپن میں ہی حضور کی قربت نصیب ہو گئی جس نے سلسلہ سے قربت کی بناء ڈالی۔ حضور کی معیت میں حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب بھی ہیں۔ ایک لمبا خوبصورت جبہ پہنے اپنے آقا کے رخِ پُر نور پہ نظریں جمائے۔ سراپا شوق۔ مجسم محبت۔ اہل محفل میں ممتاز پر شکوہ اور پر جمال حضور کچہری میں پہنچتے ہیں تو ایک کرسی پہ تشریف فرما ہو جاتے ہیں۔ لوگ پروانہ وار ارد گرد جمع ہو جاتے ہیں اس پُر نور چہرہ کی ایک جھلک دیکھنے۔ اس مقدس وجود کی قربت حاصل کرنے۔ یہ خوبصورت نظارہ آپ کے ذہن میں یوں محفوظ تھا گویا کل کی بات ہو۔ ایک قندیل بچپن میں ہی روشن ہو گئی۔ ایک لَو لگی جس نے قلب و نظر کو گرما دیا۔ اور پھر ساری عمر اسی شمع کے گرد پروانہ وار چکر کاٹتے بیت گئی۔ پہلی ملازمت فیصل آباد میں ملی تو جماعت کی خدمت پر کمربستہ ہو گئے۔ جماعت نے اس نوجوانی کے عالم میں سیکرٹری جنرل کے فرائض سونپ دئے۔ پھر حضرت میر ناصر نواب صاحب کی انجمن احباب کے ممبر بنائے گئے۔ حضرت میر صاحب کا ذکر آیا تو ان سے متعلق محترم خانصاحب کا تحریر کردہ ایک واقعہ پیش کر دیا جائے۔ ایک دعوت میں ایک دوست نے بائیں ہاتھ سے پانی پیا۔ حضرت میر صاحب نے منع فرمایا۔ غلطی کرنے والے نے جواز پیش کیا کہ دائیں ہاتھ سے کھانا کھا رہے تھے اگر اسی سے گلاس پکڑتے تو وہ گندہ ہو جاتا۔ حضرت میر ناصر نواب صاحب کا جواب سنہری حروف میں لکھنے کے قابل ہے فرمایا! آپ کا مطلب ہے گلاس خراب نہ ہو۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت بے شک خراب ہو جائے۔ عزیز من! اگر وہ ہو گئی تو پھر درست نہیں کی جا سکتی۔ یہ بات تو ضمناً" آ گئی۔ بات ہو رہی تھی حضرت میاں صاحب کی جماعتی خدمت کی۔ سیکرٹریٹ کی بے پناہ مصروفیات کے باوجود آپ جماعتی کام کرتے رہے۔ سب سے بڑی خدمت آپ نے یہ کی کہ اخلاق و کردار۔ امانت اور دیانت کا ایسا اعلیٰ نمونہ پیش کیا کہ موافق بھی اور مخالف بھی قائل ہو گئے کہ احمدی زیادہ خلیق۔ ملنسار غمگسار اور ہمدرد اور خدمت خلق کے شیدائی ہیں۔ آپ کے اعلیٰ کردار و اخلاق نے سب کو متاثر کیا اور یہ امر اکثر دوست احباب کو احمدیت کے قریب لانے میں بہت ممد ہوا۔ وقت گزرتا گیا۔ جماعت لاہور نے آپ کو مختلف ذمہ داریاں سپرد کیں۔ حتی کہ آپ لاہور کی جماعت کے نائب امیر بن گئے۔ اور حلقہ ماڈل ٹاؤن کے صدر بھی۔ گراں قدر خدمات کیں جن کا کچھ تذکرہ بعد میں آئے گا اپنی تیس سالہ ملازمت پوری کر کے ریٹائر ہوئے تو گورنمنٹ نے ایسے قابل محنتی اور دیانتدار افسر کی صلاحیتوں سے مزید استفادہ کرنا چاہا۔ آپ کو راولپنڈی کا سول سپلائی آفیسر بنا دیا گیا۔ کچھ عرصہ کے بعد آپ اس سے فارغ ہونے کا سوچ رہے تھے کہ ایک ریاست کے فرمانروا نے آپ کو اپنی ریاست میں وزیر کے عہدے کی پیشکش کر دی۔ عزیز و اقارب خوش ہوئے کہ ایک اور اعزاز مل رہا ہے ایک اعلیٰ عہدہ پہ فائز کیا جا رہا ہے مگر آپ نے کچھ اور ہی سوچ رکھا تھا۔ عزیزوں نے اصرار کیا کہ اس پیشکش کو قبول کیا جائے مگر آپ نے وہی جواب دیا جو آپ کے آقا نے دیا تھا۔ فرمانے لگے: میں نے جس کی نوکری کرنی تھی کر لی ہے اور آپ سب چھوڑ چھاڑ سوئے قادیان چل دیئے۔ اور اپنی خدمات حضرت امام الثانی کی خدمت میں پیش کر دیں۔ حضور نے از راہ کرم آپ کو اپنا پرائیویٹ سیکرٹری مقرر فرمایا۔ اس کے فوراً بعد ایک کٹھن مرحلہ آن پہنچا۔ ملک تقسیم ہوا۔ حضور اور آپ کے خدام لاہور میں رتن باغ میں قیام پذیر ہوئے بڑا پُر آشوب زمانہ تھا۔ بڑا کٹھن مرحلہ تھا۔ بڑا مشکل مقام تھا۔ قادیان سے نکلنے کا قلق۔ مسائل کی بھرمار۔ ایک نئی زمین اور نیا آسمان اور بے شمار ذمہ داریاں' بعض اوقات یوں بھی ہوا کہ حضور ننگے پاؤں حضرت میاں صاحب کے دفتر میں تشریف لائے۔ اور خود احکامات پہنچا کر واپس تشریف لے گئے۔ بے شمار پریشانیاں۔ نئے مسائل۔ کئی ذمہ داریاں اور زیادہ بوجھ پرائیویٹ سیکرٹری کو ہی اٹھانا تھا۔ یہ ذمہ داریاں آپ نے خوب نبھائیں۔ ادائیگی فرض میں نہ دن کو آرام کی پرواہ کی نہ رات کو گھر جانے کی فکر ہوئی۔ یوں بھی ہوا کہ بعض اوقات ساری ساری رات دفتر میں کام کرتے گذر گئی۔ ٹائپ رائٹر پہ دھڑا دھڑ چٹھیاں لکھی جا رہی ہیں۔ زبانی بات چیت بھی چل رہی ہے۔ حضور سے احکامات لینے اور پھر ان پر عمل کروانے کے لئے بھی تگ و دو ہو رہی ہے۔ نہ کھانے کی فکر نہ سونے کا خیال. جماعت پہ ایک مشکل وقت آن پڑا ہے۔ فرض نبھانا ہے اور آپ نے خوب نبھایا۔ آخر کارواں سوئے ربوہ' ایک بے آب و گیاہ بستی' کی جانب روانہ ہوا۔ یہاں کچے گھر بنائے جا رہے ہیں۔ بارشیں ہوتی ہیں تو ابر رحمت کمروں کے کونوں تک سیراب کر دیتا ہے مگر حضرت امام تو ایسے ہی گھر میں مقیم ہیں تو پھر گلہ کیوں۔ حضرت میاں صاحب نے فیروز پور روڈ پر تیرہ کنال زمین میں بنی ہوئی اچھی بڑی کوٹھی کو چھوڑا اور ایک کچے جھونپڑے میں ڈیرہ لگا کے بیٹھ گئے۔ آپ کی بیٹی کی شادی کی تیاریاں ہو رہی ہیں۔ سب دوست اور عزیز بضد ہیں کہ شادی لاہور کی کوٹھی میں کی جائے۔ مگر حضرت میاں صاحب کی ترجیحات. بہت مختلف ہیں۔ وہ فقط اتنا چاہتے ہیں کہ ان کی بیٹی کو رخصت کرتے ہوئے حضرت امام اس کے سر پہ دست شفقت رکھیں اور اپنی دعاؤں سے رخصت کریں۔ بارش زور پکڑ رہی ہے' کچے مکان کی چھت بری طرح ٹپک رہی ہے۔ شادی کا سامان کبھی اس کونے میں کبھی دوسرے کونے کی طرف گھسیٹا جا رہا ہے' مگر حضرت میاں صاحب مطمئن ہیں۔ حضور تشریف لا رہے ہیں اور پھر بادلوں کے اندھیروں میں یکدم اجالا ہو گیا۔ کچی دیواریں چمک اٹھیں۔ مسرت کی ایک لہر دوڑ گئی۔ حضور ایک بیٹی کو رخصت کرنے تشریف لے آئے۔ پر سوز دعا کی۔ بچی کے سر پہ پیار بھرا ہاتھ رکھا۔ اور اسے اپنی دعاؤں سے رخصت کیا' حضرت میاں صاحب شاداں و فرحاں ہیں۔ ان کے دل کی مراد پوری ہو گئی۔ ایک بڑی خواہش شرف قبولیت پا گئی۔ مقام شکر ہے۔ سر سجدہ میں جھک گیا۔

جماعتی خدمت کا سلسلہ چلتا رہا۔ قادیان سے نقل مکانی اور ربوہ کی آبادکاری کے مسائل قدرے حل ہوئے تو آپ نے حضور سے اجازت چاہی۔ لاہور پہنچے تو ماڈل ٹاؤن کی جماعت کی خدمت پر کمربستہ ہو گئے۔ فجر کے بعد مختلف احباب کے گھروں میں جانا۔ بچوں میں ٹافیاں اور بڑوں میں مسکراہٹیں بانٹنا۔ اور چھوٹوں' بڑوں کو دعائیں دیتے۔ چندہ وصول کرتے۔ باجماعت فریضہ عبادت کی تلقین کرتے جب گھر پہنچتے تو ناشتہ کب کا ٹھنڈا ہو چکا ہوتا۔ گھر والے وقت پہ آنے کی تاکید کرتے مگر دوسرے روز آپ کسی اور دوست کے ہاں دستک دے رہے ہوتے۔ اور یہ معمول سالہا سال چلتا رہا۔ خدمت کی ایک اور مثال ملاحظہ کیجئے۔ بطور ماڈل ٹاؤن جماعت کے صدر کے ایک ہی جذبہ سے سرشار ہیں۔ بیت بنے۔ اچھی بھی ہو اور وسع مکانک کی تعمیل میں اتنی بڑی بھی ہو کہ جلد جلد بڑھنے والی جماعت کے دوست عبادت کا حق بخوبی ادا کر سکیں۔ ایک ہی دھن میں بھاگ دوڑ کر رہے ہیں۔ ایک دوست کو ساتھ لیا۔ چھت کے لئے سریا کی تلاش ہے وہ تو ماڈل ٹاؤن میں بھی مل جائے گا لیکن نہیں جماعتی روپیہ کا ضیاع نہیں ہونا چاہیے کیوں نہ ایسی جگہ سے لیا جائے جہاں کچھ رعایت ملے۔ پیدل ہی نکل کھڑے ہوتے ہیں ایک نوجوان ساتھ ہیں۔ چلتے ہیں اچھرہ تک شاید وہاں سے بہ رعایت مل جائے۔ نہیں۔ یہاں بھی اتنا فرق نہیں۔ چلئے آگے چلتے ہیں۔ نوجوان تانگے میں بیٹھ جانے کو کہتے ہیں مگر میاں صاحب پیدل چلنے کو ترجیح دیتے ہیں۔ پھر تانگے کا کرایہ بھی جماعت پہ بوجھ کیوں بنے۔ چلئے تھوڑی سی دور رہی تو جانا ہے دوست سے امام وقت کی باتیں کرتے ہوئے چلے جا رہے ہیں۔ نوجوان کے قدم ڈھیلے پڑ جاتے ہیں اس کے پاؤں بوجھل ہو رہے ہیں مگر یہ جواں ہمت بزرگ چلے جا رہے ہیں۔ نہ رفتار میں فرق نہ جذبہ سرد پڑ رہا ہے۔ خدمت کے جذبہ سے سرشار چلے جا رہے ہیں۔ چلتے چلتے بادامی باغ پہنچ جاتے ہیں۔ بدنی تھکان کی پرواہ نہیں جماعتی پیسہ کا ضیاع منظور نہیں۔ دین کو دنیا پہ مقدم کرنے کی ایک مثال۔ ایک قابل قدر نمونہ۔ ایک قابل رشک وجود۔ ایک عظیم انسان!

اے خدا بر تربت او ابر رحمت ہا ببار

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین الممالکی- حالات- واقعات- شخصیات- ——— نون سین

مشرق وسطیٰ میں پائیدار امن

یونانی وزیراعظم کے ساتھ گفت وشنید کے بعد تنظیم آزادی فلسطین کے سربراہ یاسر عرفات نے اس امید کا اظہار کیا کہ عنقریب مشرق وسطیٰ میں مکمل طور پر امن ہو جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ اس امن کی سکیم میں شام اردن اور لبنان بھی شامل ہوں گے۔ اس بات کی وضاحت کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ امن دراصل وہی امن ہے۔ جو سارے خطے کے لئے مکمل طور پر حاصل ہو۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ کسی علاقے کو امن کی اس عملی سکیم سے باہر رکھا جائے۔ انہوں نے کہا ہماری گفت وشنید جاری ہے اور ہمیں اس بات کا یقین ہے کہ شام اردن اور لبنان بھی امن میں شامل ہیں قیام امن کے لئے فلسطین کا عنصر کلیدی ہے۔ اس کے بغیر قیام امن کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔ لیکن یہ کہہ دینا بھی ضروری ہے کہ اس کے علاوہ دوسرے عناصر بھی اتنے ہی اہم ہیں جتنا کہ فلسطین انہوں نے مزید کہا کہ مشرق وسطیٰ میں امن نہ صرف اسرائیل کی خواہش ہے اور نہ صرف فلسطینیوں کی بلکہ یہ ایک عالمی خواہش ہے اور اگر اسی طرح گفتگو جاری رہی تو قیام امن کا عمل ممکن الحصول ہو جائے گا۔ بتایا گیا ہے کہ یاسر عرفات اسرائیلی وزیر خارجہ سے ملاقات کرنے والے ہیں انہوں نے اس ملاقات کے متعلق اس خیال کا اظہار کیا کہ اس میں ان کے لئے کوئی مشکل نہیں ہے انہوں نے کہا کہ میں تو اسرائیلی وزیر خارجہ سے ٹیلیفون پر بھی بات کر سکتا ہوں۔ اور حقیقت یہ ہے کہ ہم دونوں کا مسلسل آپس میں رابطہ ہے۔ اس سے قبل جب ابھی قیام امن کا خیال صفر سے بھی آگے نہیں بڑھا تھا ہم یونان میں آپس میں ملے تھے۔ اب مسٹر پاپاندریو وزیراعظم یونان نے کہا ہے کہ اگرچہ امن میں کچھ مشکلات تو ہوں گی لیکن اس کا حصول ناممکن نہیں۔ انہوں نے کہا کہ یاسر عرفات ایک تاریخی شخصیت ہیں اور مجھے اس بات سے خوشی ہے کہ وہ پھر یونان آئے ہیں۔

لیبیا/ مغرب کے ساتھ مسلح تصادم

لیبیا کے لیڈر معمر قذافی نے گزشتہ بدھ کے روز کہا کہ ایسا لگتا ہے کہ ان کا ملک مغرب کے ساتھ ایک مسلح تصادم کے قریب پہنچ گیا ہے۔ اور اس کے باشندے رونالڈ ریگن اور مارگریٹ تھیچر کے سروں کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم قدم بقدم اپنے تمام وسائل بشمول اسلحہ تصادم کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ معمر قذافی نے یہ بات طرابلس میں ایک اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہی۔ انہوں نے کہا کہ ہم مجرم ریگن اور تھیچر کے سر مانگتے ہیں۔ تا کہ انہیں لیبیا کی عدالتوں میں پیش کیا جا سکے۔ ہم اقوام متحدہ کی سیکیورٹی کونسل سے کہیں گے وہ برلن کلب کے واقعہ کی تحقیق کرے اور اس بات کی وجوہات کا بھی پتہ چلائے کہ ۱۹۸۶ء میں لیبیا پر کیوں حملہ کیا گیا تھا۔ اس حملے میں درجنوں بچے عورتیں اور بے گناہ خاندان ہلاک ہو گئے تھے۔ انہوں نے کہا کہ لیبیا سابق صدر امریکہ ریگن اور سابق وزیر اعظم برطانیہ مارگریٹ تھیچر کے متعلق چاہتا ہے کہ انہیں لیبیا کی عدالتوں میں پیش کیا جائے ہم سیکیورٹی کونسل کا امتحان لینا چاہتے ہیں کہ کیا وہ واقعی وہ اپنے آپ کو تمام ممالک کے لئے سیکیورٹی کونسل ہی کی حیثیت سے پیش کرتی ہے۔ کیا وہ تمام ممالک اور اقوام کو ایک ہی نظر سے دیکھتی ہے۔ اور جس تحقیقات کی ضرورت ہو وہ کرتی ہے۔ کیا وہ ۱۹۸۶ء کے واقعہ کی تحقیقات کرے گی جس میں کئی لوگ مارے گئے تھے۔ اور اس تحقیق کے بعد جو لوگ مجرم ثابت ہوں کیا انہیں لیبیا کی عدالتوں میں پیش کرے گی۔ یا وہ لاکربی کے مسئلے کے پیش نظر جھوٹ کا پلندہ پیش کرتی رہے گی۔ لیبیا کے رہنما نے اقوام متحدہ اور امریکہ کو ہدف طنز بناتے ہوئے کہا کہ وہ تو صومالیہ کے جنگی لارڈ محمد فرح آئیدید کو گرفتار کرنا چاہتے تھے۔ اب اس ارادے کو کیوں ترک کر دیا ہے انہوں نے مزید کہا کہ صومالی لوگ بڑی طاقتوں سے لڑ گئے ہیں حالانکہ ان کے پاس صرف چھرے تیر کمان اور پتھر ہی تھے۔ ان کی لڑائی کی وجہ سے اقوام متحدہ اور امریکہ کو فرح آئیدید کی گرفتاری کا فیصلہ بدلنا پڑا ہے۔ اب یہ بات واضح ہو جانی چاہئے کہ کسی بھی ملک کے لوگوں کا فیصلہ آخری فیصلہ ہوتا ہے۔

اردن مصر تعلقات

اردن نے خلیج کی جنگ سے پہلے کویت پر عراق کے حملے کے سلسلے میں عراق کی حمایت کی تھی۔ جب کہ دیگر تمام عرب ممالک نے مخالفت بھی کی تھی اور امریکہ کے ساتھ مل کر عراق پر حملے بھی کئے تھے۔ اس وقت سے لیکر اب تک مصر اور اردن کے تعلقات بہت زیادہ خوشگوار نہیں رہے۔ اب گزشتہ بدھ کے روز شاہ حسین تعلقات کے خوش گوار بنانے کی کوشش میں مصر کے دورے پر گئے۔ یہ ان کا اس وقت سے لے کر اب تک پہلا دورہ ہے جب کہ مصری صدر حسنی مبارک نے شاہ حسین کی مخالفت کا اظہار کیا تھا۔ اور جیسا کہ پہلے کہا گیا ہے یہ وہی وقت تھا جب کہ کویت پر عراق نے حملہ کیا تھا۔ حسنی مبارک شاہ حسین سے ہوائی اڈے پر ملے اور انہیں مصر کے قریب کے علاقے ہیلیو پولس میں اپنے محل میں لے گئے۔ شاہ حسین نے دو گھنٹے کی ملاقات کے بعد اخبار نویسوں کو بتایا کہ وہ اس بات پر خوش ہیں کہ مصر کے دورے پر آئے ہیں اور انہوں نے بھی اہم امور پر گفتگو کی ہے۔ جب ان سے یہ پوچھا گیا کہ کیا اس کا مطلب یہ ہے کہ دونوں ممالک کے تعلقات نارمل ہو گئے ہیں تو شاہ حسین نے کہا یقیناً یہی میرے احساسات ہیں۔ حسنی مبارک نے دخل دیتے ہوئے کہا کہ جب تک ایک دوسرے کے ملک کے دورے ہوتے رہیں اور رابطے قائم رکھے جائیں میرے خیال میں کوئی مشکل پیش نہیں آتی۔ میں سمجھتا ہوں کہ حالات کا نارمل ہونا اشد ضروری ہے۔ ہمارے مسائل کبھی ایسے گھمبیر نہیں ہوئے کہ آپس کے تعلقات نارمل نہ ہو سکیں۔ جیسا کہ آپ کو یاد ہو گا مصر کے وزیر خارجہ نے اردن کا کئی دفعہ دورہ کیا ہے۔ اور ایسے دورے کرنا ہمارے لئے کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ تجزیہ نگاروں کا کہنا ہے کہ ان تمام باتوں کے باوجود ایسا لگتا تھا کہ دونوں طرف کسی قدر انقباض کی کیفیت موجود ہے۔ جب تصاویر لی جانے لگیں تو حسنی مبارک اور شاہ حسین ایک لمبے صوفے کے دو مختلف کونوں میں بیٹھے حقیقت یہ ہے کہ عارضی رنجش کی بات تو اور ہے۔ لیکن مصر اور اردن ہمیشہ آپس میں دوست رہے ہیں اور ان کی یہ خواہش رہی ہے کہ قیام امن کی کوششیں کامیابی سے ہمکنار ہوں۔ جب ایران اور عراق کے درمیان جنگ جاری تھی۔ یہ دونوں عراقی صدر صدام کے حمایتی تھے۔ اردن کی بندرگاہ عقبہ عراق کے لئے خاصی مفید ثابت ہوئی اور وہیں سے تمام سامان بیرونی ممالک سے منگوایا جاتا تھا۔ خاص طور پر جب کہ بصرہ کی بندرگاہ بند ہو گئی تھی۔ اسی طرح اردن نے کوشش کر کے مصر کو عرب کی اجتماعی سیاست میں داخل کیا۔ مصر تقریباً دس سال تک الگ تھلگ رہا تھا۔ جب صدر صدام نے دھمکی دی اور کویت پر حملہ کیا تو اس بحران کے حل کے لئے دونوں ممالک نے بہت اہم کارروائیاں کیں اگرچہ ان دونوں کے رویے مختلف تھے۔ صدر حسنی مبارک نے فوری طور پر یہ فیصلہ کر لیا کہ امریکہ حماتیوں کو اکٹھا کرنے میں درست تھا۔ اور اردن نے ان حمایتی لوگوں میں شامل ہونے سے انکار کر دیا تھا۔

نائیجیریا کی فوجی حکومت

ہمارے قارئین جانتے ہیں کہ ایک مختصر سی مدت کے لئے سول حکومت نائیجیریا میں قائم رہ کر اب ختم ہو چکی ہے اور اس کا نظم و نسق ایک دفعہ پھر فوج نے سنبھال لیا ہے اب اس ملک کی فوجی حکومت کے سربراہ جنرل ثانی اباچا ہیں۔ انہوں نے گزشتہ بدھ کے روز ایک عبوری حکومتی کونسل تشکیل دی جس کے اراکین سے حسب دستور حلف لیا گیا۔ ان میں مشہود ابی اولا کے بعض اعلیٰ سطح کے حمایتی بھی شامل ہیں۔ اس پالیسی کونسل کے چیئرمین جنرل اباچا ہیں۔ اور ان کے علاوہ کئی ایک فوجی چیف بھی شامل ہیں۔ چار سویلین اس کے ممبر ہیں جن میں سے ایک کا نام بابا گانا کنگی بے ہے۔ یہ صاحب گزشتہ انتخابات میں مشہود ابی اولا کے ساتھ مل کر انتخاب لڑے تھے۔ ایک دستوری وکیل ان گیارہ افراد میں سے واحد ایسا شخص تھا جو موجود نہ ہونے کی وجہ سے حلف نہ اٹھا سکا۔ دفاع کے نمائندے نے کہا کہ ایک اور شخص جنہیں وفاقی اٹارنی جنرل اور وزیر انصاف بنایا گیا تھا وہ ملک سے باہر ہونے کی وجہ سے حلف تو نہ اٹھا سکے لیکن انہوں نے اپنی تقرری کی توثیق کر دی ہے نائیجیریا کو اس بات کا خطرہ ہے کہ اب دوسری دفعہ فوج کے اقتدار حاصل کر لینے کی وجہ سے سیکیورٹی کونسل اس کے خلاف پابندیاں لگائے گی۔ چنانچہ انہوں نے اپنے اٹارنی جنرل سے کہا ہے کہ وہ اس سلسلے میں کارروائی شروع کریں۔ جنرل اباچا نے اس ارادے کا اظہار کیا ہے کہ وہ نائیجیریا میں کرپشن اور منشیات کے دھندے کا خاتمہ کرنے کی کوشش کریں گے۔ یہ دو باتیں ایسی ہیں جن کی وجہ سے نائیجیریا کے چہرے پر ایک بدنما داغ لگا ہوا ہے۔

الجیریا اسلامی بنیاد پرست

الجیریا کی پریذیڈنسی نے کہا ہے کہ ملک کے گھمبیر سیاسی مسائل کے حل کے لئے جن

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لوگوں سے گفت وشنید جاری ہے ان کے حلقے کو مزید وسیع کیا جائے گا۔ اگرچہ اس بات کا کھل کر اظہار تو نہیں کیا گیا لیکن بدھ کے روز تجزیہ نگاروں نے کہا کہ معلوم ہوتا ہے کہ حکومت اسلامی بنیاد پرستوں کو اپنی گفتگو میں شامل کرنا چاہتی ہے فوج کی طرف سے قائم کردہ ایک اعلیٰ سطحی کمیٹی نے کہا کہ سیاست کی ماہر شخصیات کو گفت وشنید کی اجازت دی جائے گی تاکہ نئی سطح پر سیاسی حقوق کو زیر عمل لایا جاسکے۔ الجیریا کے تمام اخبارات نے اس بیان کے متعلق کہا ہے کہ ایسا لگتا ہے کہ اسلامی سالویشن فرنٹ جس پر پابندی لگی ہوئی ہے انہیں بلاواسطہ یا بالواسطہ گفت و شنید میں شامل کیا جائے گا۔ یاد رہے کہ اس فرنٹ کے اعلیٰ سطح کے لیڈر یا جیل میں ہیں یا ترک وطن کر چکے ہیں ان کے علاوہ کئی دیگر سیاسی افراد ہیں جو ابتدائی گفت و شنید میں حصہ لے رہے ہیں۔ حکومت نے اب از خود ان کو دعوت دی تھی جو انہوں نے قبول کرلی ہے۔ غالباً انہی لوگوں نے یہ تجویز پیش کی ہو گی کہ فرنٹ کے اراکین کو بھی اس گفت و شنید میں شامل کیا جائے تاکہ ملک کا سیاسی جھگڑا حل ہو سکے۔ بعض لوگوں نے فرنٹ کے بعض اراکین کے نام بھی لئے ہیں جنہیں اس گفت وشنید میں شامل کئے جانے کا امکان ہے۔ کیونکہ ان کے متعلق الزام یہ ہے کہ انہوں نے فوجی افسروں کو قتل کرنے کی سازش کی تھی۔ اگرچہ ان کے دفاع کے وکیل نے کہا کہ الزام تو لگائے جا چکے ہیں اور اب اگر انہیں گفت وشنید میں شامل کیا گیا تو یہ الزامات واپس لے لئے جائیں گے۔ مختلف جماعتوں نے حکومت کی توجہ اس بات کی طرف دلائی ہے کہ اس وقت جن باتوں کو حفاظتی انتظامات کہا جاتا ہے ان میں ذرا نرمی لائی جانی چاہئے۔ دراصل یہ حفاظتی انتظامات اس وقت سخت سے سخت تر کردئے گئے تھے جب بنیاد پرستوں نے ایک سکیم کے مطابق حکومت کے افسروں یعنی فوجیوں پر حملے کرنے شروع کئے تھے۔

بقیہ صفحہ ۳

پیار سے محروم نہیں کر سکتی۔ پس ایک طرف بشارت بڑی عظیم ہے مگر دوسری طرف ذمہ داری بھی بڑی عظیم ہے۔ ہر فرد کی اپنی ذمہ داری ہے وہ کسی دوسرے پر الزام نہیں دھر سکتا کہ فلاں کی وجہ سے اسے خدا کا پیار نہیں ملا۔ اگر اسے خدا کا پیار نہیں ملا تو اس کی کسی اپنی کوتاہی کی وجہ سے نہیں ملا کیونکہ خدا کے پیار اور اس کے پیار کے درمیان جیسا کہ میں نے کہا ہے کسی اور طاقت ہی نہیں ہے کہ وہ کھڑا ہو جائے۔ خدا پیار کرنا چاہے اور غیر اللہ میں سے کوئی ہستی اس پیار میں روک بن جائے۔ اس کائنات میں خدا نے انسان کو عبد بننے کے لئے پیدا کیا ہے۔ اگر وہ خدا کا عبد بن جائے تو وہ ساری برکتیں اسے مل جاتی ہیں جن کا ذکر قرآن کریم میں کیا گیا ہے اور اگر وہ ایسا نہ بنے یعنی عباد الرحمان میں شامل نہ ہو تو اس کا وہ خود ذمہ دار ہے کسی اور پر اس کی ذمہ داری عائد نہیں ہوتی۔ اور نہ کسی اور کو مجرم قرار دیا جاسکتا ہے۔ اگر کسی کا جرم ہے تو اس نے نقصان اٹھانا ہے اور کسی نے کچھ پانا ہے تو اس نے پانا ہے ہدایت پر اس نے خود قائم رہنا ہے۔ ساری دنیا بھی اگر خدا سے دور ہو جاتی ہے اور ایک فرد واحد خدا کے حضور روحانی رفعتوں کو حاصل کر رہا ہے تو ساری دنیا کی دوری اس کے راستے میں حائل نہیں ہو سکتی۔ حضرت نبی کریم ﷺ کی ابتدائی زندگی کو دیکھ لو۔ دعویٰ نبوت سے پہلے بھی آپؐ خدا کے حضور جو گریہ و زاری اور عبادت کرتے رہے وہ بتاتی ہے کہ اس وقت حقیقی معنی میں خدا تعالیٰ کا ایک ہی عبادت گذار بندہ تھا۔ آپ کے سوا ساری دنیا غفلت میں پڑی ہوئی تھی۔ کوئی تکبر میں پڑا ہوا تھا کوئی اباء استکبار میں پڑا ہوا تھا۔ کوئی خدا کے خلاف بغاوت میں لگا ہوا تھا۔ صرف وہی ایک بندہ تھا۔ جو خدا کے حضور جھکا ہوا تھا۔ پھر اس وقت جب کہ ہر انسان خدا سے دور تھا خدا نے اسی ایک بندے سے پیار کیا اور اتنا پیار کیا کہ کسی اور انسان کے حق میں نظر نہیں آتا۔ کہ اللہ تعالیٰ نے اتنا پیار کیا ہو۔ یا کسی اور انسان کو خدا تعالیٰ کا اتنا پیار ملا ہو یا خدا تعالیٰ کی طرف سے اتنی نعمتیں ملی ہوں یا اتنی عزت قائم ہوئی ہو۔ جتنی آنحضرت ﷺ کو حاصل ہوئی۔ پس وہ جو اکیلا تھا کروڑوں کروڑ لوگ اس پر درود بھیجنے والے پیدا ہو گئے اور قیامت تک پیدا ہوتے چلے جائیں گے۔ غرض یہ ایک حقیقت ہے کہ ہر انسان خود اپنا ذمہ دار ہے کسی انسان کو خدا تعالیٰ کے پیار سے روکنے کی کوئی اور انسان طاقت نہیں رکھتا۔ اگر وہ خدا کے پیار سے محروم رہتا ہے تو اس محرومی کی ذمہ داری اس کے اپنے نفس پر ہے۔ کسی اور پر نہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اس حقیقت کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے"

محلہ فیکٹری ایریا کے ساتھ ۱۰ کنال جگہ
زرعی فروخت۔ فوری قبضہ فون ۲۱۲۱۰۶
پاک لینڈ ٹریڈرز اینڈ نیلام گھر اقصیٰ چوک ربوہ

اطلاعات و اعلانات

ولادت

مکرم محمد اسد محمود صاحب ابن مکرم محمد رفیق طارق صاحب لندن کو اللہ تعالیٰ نے بیٹی سے نوازا ہے۔ بچی کا نام "در مکنون" تجویز کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ بچی کو نیک و صالحہ بنائے۔

○ مکرم بشارت احمد صاحب قمر مربی سلسلہ کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۹۳-۱۱-۱۴ کو دوسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضرت امام جماعت الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے بچے کا نام "شاہ جہان احمد" عطا فرمایا ہے۔ بچہ وقف نو میں شامل ہے۔

اللہ تعالیٰ بچے کو نیک صالح و خادم دین بنائے۔

درخواست دعا

○ محترم چوہدری ظفر احمد صاحب چک نمبر ۶۰ کھیم سنگھ والا کی والدہ محترمہ سرداراں بیگم صاحبہ ۱۵-۱۴ سال سے علیل ہیں۔

○ مکرم علم دین صاحب ہارون آباد ۳ ماہ سے بیمار ہیں اور صاحب فراش ہیں۔

ان کے لئے درخواست دعا ہے۔

نصرت جہاں اکیڈمی کا اعزاز

○ امسال نصرت جہاں اکیڈمی نے ڈسٹرکٹ جھنگ کے تحت منعقد ہونے والی سکول چیمپئن شپ ۱۹۹۳ء کے مقابلہ جات میں ربوہ زون میں مندرجہ ذیل گیمز میں درج ذیل پوزیشن حاصل کی ہے۔

۱۔ باسکٹ بال = اول۔ ٹیم ممبران۔ وحید قاسم، مرزا وقاص احمد، برکات، عدیل احمد، فخر احمد، عامر وسیم، زاہد منصور

۲۔ ٹیبل ٹینس ڈبل = اول۔ عبدالسلام رضوان، سلمان احمد

۳۔ ٹیبل ٹینس سنگل = اول۔ عبدالسلام رضوان

۴۔ بیڈ منٹن ڈبل = اول۔ حافظ اعجاز احمد، ریحان بشیر

۵۔ بیڈ منٹن سنگل = دوم۔ حافظ اعجاز احمد۔

یہ بات قابل ذکر ہے کہ امسال نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ نے پہلی بار ان مقابلہ جات میں حصہ لیا اور خدا کے فضل کے ساتھ مندرجہ بالا اعزاز حاصل کئے۔ قارئین سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کھلاڑیوں کے کھیل میں مزید نکھار پیدا کرے تاکہ مزید ترقیات حاصل کریں۔

(پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ)

رپورٹ سالانہ تقریب۔

مجلس انصار سلطان القلم،

پاکستان۔

مجلس انصار سلطان القلم (خدام الاحمدیہ پاکستان) کی سالانہ تقریب برائے سال ۱۹۹۲۔ ۱۹۹۳ء مورخہ ۲۶ نومبر ۱۹۹۳ء بعد عصر ایوان محمود میں منعقد ہوئی۔

تقریب کی صدارت مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کے صدر محترم راجہ منیر احمد خان صاحب نے کی۔ مکرم مظفر احمد چوہدری صاحب نے سٹیج سیکرٹری کے فرائض انجام دیئے۔

سیکرٹری مجلس انصار سلطان القلم پاکستان نے مجلس کی کارگزاری رپورٹ پیش کی۔

رپورٹ کے بعد ایک محفل شعر و سخن کا اہتمام تھا جس میں مجلس کے بعض ممبران نے اپنا کلام سنایا۔

بعد ازاں محترم صدر صاحب سے درخواست کی گئی کہ وہ تمام ممبران میں اسناد تقسیم کریں نیز ان ممبران کو جنہوں نے مجلس کے ساتھ بھرپور تعاون کیا ہے اور جو قومی یا مقامی سطح کے اخبارات و رسائل میں شائع ہوتے رہے ہیں ۴ انعامات دیئے گئے۔

تقریب کے اختتام سے پہلے محترم صدر صاحب نے ممبران سے مختصر خطاب کیا۔

انہوں نے اس تقریب کے انعقاد پر خوشنودی کا اظہار کیا اور اپنے بھرپور تعاون کا یقین دلاتے ہوئے مجلس کو فعال کارکردگی کی طرف متوجہ کیا۔ انہوں نے کہا اس تقریب نے اس بات کو ثابت کر دیا ہے صحت مند تفریح ممکن ہے۔

انہوں نے کہا کہ تمام ممبران جماعتی روایات کا پاس کرتے ہوئے ایسی مجالس میں ٹوپی پہننے کو رواج دیں۔

محترم صدر صاحب کے خطاب کے بعد حاضرین کی مشروبات سے تواضع کی گئی جس کے بعد تمام ممبران کا صدر صاحب کے ساتھ گروپ فوٹو ہوا اور یوں یہ تقریب اپنے اختتام کو پہنچی۔

سیکرٹری مجلس انصار سلطان القلم
(خدام الاحمدیہ پاکستان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ۔ یکم۔دسمبر۔ٹھنڈی ہوا چل رہی ہیں۔ سردی قدرے بڑھ گئی ہے ربوہ کا درجہ حرارت : ۲۲ درجے سنٹی گریڈ

○ پاکستان کا ایٹمی پروگرام رول بیک کرانے کے لئے امریکہ نے ۱۰ نکاتی تجاویز کا پیکیج بھجوادیا ہے۔ان کے مطابق ایٹم بم بنانے میں استعمال ہونے والے بعض بنیادی اجزاء کو مرحلہ وار طریقے سے تباہ کر دیا جائے۔امریکہ کی حکومت نے بھارت کو بھی ایسی ہی تجاویز پیش کی ہیں۔ پاکستان اور بھارت ایٹمی پروگراموں کو ایک خاص سطح پر رکھنے پر غور کریں گے۔ایٹمی پروگرام کو آگے بڑھانے پر نظر رکھنے کے لئے مانیٹرنگ ٹیمیں پاکستان اور بھارت کے ایٹمی پروگراموں کو مسلسل واچ کریں گی۔ **سیٹیلائٹس** کے ذریعے بھی نظر رکھی جائے گی۔ امریکہ کی تجاویز پر عمل درآمد کی صورت میں ایٹمی پروگرام صرف تین ماہ پیچھے رول بیک ہو گا۔ کیونکہ تباہ کئے جانے والے اجزاء کی دوبارہ تیاری کے لئے اتنا ہی عرصہ درکار ہو گا۔اس منصوبے پر عمل درآمد کے لئے پاکستان کو جدید روائتی ہتھیاروں کی فراہمی پر پابندی کا خاتمہ کر دیا جائے گا۔

○ **پریسلر** ترمیم کی جگہ امریکہ نیا قانون بنائے گا اس میں پاکستان کو استثنیٰ دینے کی گنجائش نکالی جائے گی۔

○ وائس آف امریکہ کا کہنا ہے کہ **پریسلر** ترمیم کے بارے میں ہو سکتا ہے کہ خوش فہمی سے پاکستان کو صدمہ پہنچے۔ کلنٹن انتظامیہ نے مقصد پورا بھی کر لیا تو امداد پر پابندی عائد رہنے کا امکان رہے گا۔اس وقت یہ معاملہ امریکی کانگریس اور امریکہ انتظامیہ کے درمیان پھنس کر رہ گیا ہے۔

○ صدر مملکت فاروق احمد خان لغاری نے کہا ہے کہ پسماندہ علاقوں کی ترقی اور خوشحالی پر بھرپور توجہ دی جائے گی۔ ہر سب ڈویژن میں ایک ایڈیشنل سیشن جج مقرر کیا جائے گا۔ نوجوان محض بی۔اے اور ایم۔اے کی ڈگریاں لینے کی بجائے سائنس دان بنیں انہوں نے اعلان کیا کہ قتل کے سنگین مقدمات کی تفتیش سیشن جج موقع پر کریں گے۔اس موقع پر میر بلخ شیر مزاری ملک غلام مصطفیٰ کھر، پنجاب کے چیف سیکرٹری اور آئی جی موجود تھے۔

○ قومی اسمبلی کی ۱۲۔اور صوبائی اسمبلی کی دس نشستوں پر ضمنی انتخابات ۲۔ دسمبر کو ہو رہے ہیں جن اضلاع میں یہ انتخابات ہو رہے ہیں وہاں مقامی تعطیل کر دی جائے گی۔

○ امریکی محکمہ خارجہ نے کہا ہے کہ پاکستان پر چونکہ شبہ ہے کہ وہ ایٹمی ہتھیار بنا رہا ہے اس لئے وہ امریکی خارجہ پالیسی کے نئے رخ متعین ہونے کے بعد بھی امریکی امداد سے محروم رہے گا۔

○ مسٹر آصف علی زرداری نے کہا ہے کہ سابقہ حکومت کی بدعنوانیوں کی تحقیقات کے لئے ایک سیل قائم کر دیا گیا ہے۔ بعض ثبوت سامنے آئے ہیں۔ تحقیق کر رہے ہیں کہ سرمایہ ملک سے باہر کیسے گیا۔ ج کاری اور موٹروے کے منصوبے میں بے ضابطگیوں کا جائزہ لیا جا رہا ہے۔

○ پاکستان نے اقوام متحدہ میں یہ نئی تجویز پیش کی ہے کہ عالمی سطح پر انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کا جائزہ لینے کے لئے اقوام متحدہ میں انسانی حقوق کے ایک ہائی کمشنر کا تقرر کیا جائے۔ پاکستان کی تجویز میں کہا گیا ہے کہ اس وقت عالمی سطح پر انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کے بارے میں غیر سرکاری اداروں کی رپورٹوں پر انحصار کرنا پڑتا ہے۔ہائی کمشنر کے تقرر سے اقوام متحدہ خود اس بارے میں بہتر معلومات حاصل کر کے ان کے ازالے کی کوشش کر سکے گی۔

○ نواز شریف دور میں برطرف کئے جانے والے ملازمین کی بحالی کا کام ۸۔ دسمبر سے شروع کر دیا جائے گا۔

○ وزیراعظم نے فوج کو ہدایت کی ہے کہ سندھ آپریشن کے مکمل نتائج مارچ ۱۹۹۴ء تک حاصل کر لئے جائیں۔ وزیراعلیٰ عبداللہ شاہ کا موقف تھا کہ سندھ میں فوج کی موجودگی کے باعث ان کی حکومت پر بڑا دباؤ ہے اس لئے فوجی آپریشن کو جلد از جلد ختم کیا جائے۔

○ کارگل سیکٹر (کشمیر) میں حریت پسندوں اور بھارت کی فوجوں کے درمیان ایک جھڑپ میں ۴۱۔ بھارتی فوجی ہلاک ہو گئے۔ تین حریت پسند جن کا تعلق پونچھ سے تھا شہید ہو گئے۔ حریت پسندوں نے بھارتی فوج کی فائرنگ کے جواب میں ان پر دستی بم پھینکے۔

○ لوڈشیڈنگ ۱۵۔ دسمبر سے شروع ہو گی۔ ایک اور اخباری اطلاع کے مطابق یہ سلسلہ ۲۶۔ دسمبر سے شروع ہو گا۔ لوڈشیڈنگ کا یہ سلسلہ فروری کے وسط تک جاری رہے گا۔ دیہی عوام پر زیادہ بوجھ نہ ڈالنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔

○ امریکی محکمہ خارجہ کے ایک اعلیٰ عہدیدار نے مسئلہ کشمیر میں چین کو بھی ملوث کر دیا ہے اس کے مطابق پاک چین سرحدی سمجھوتوں میں چین کو جو حصہ دیا گیا ہے وہ ایک وقت میں مہاراجہ کشمیر کی ریاست کا حصہ تھا۔

○ یکم دسمبر کو ایڈز کا عالمی دن منایا گیا۔اس وقت دنیا بھر میں ایک کروڑ ۴۰ لاکھ افراد ایڈز میں مبتلا ہیں۔ ہر روز ۵ ہزار نئے افراد اس بیماری کا شکار ہوتے ہیں۔ اگر اس پر قابو نہ پایا گیا تو اس صدی کے اختتام تک ایڈز کے شکار لوگوں کی تعداد ۴ کروڑ تک پہنچ سکتی ہے۔

گھریلو خادمہ کی ضرورت

○ ربوہ میں ایک گھریلو خادمہ کی ضرورت ہے جو ایک میاں بیوی کے لئے گھر کا سارا کام کاج کر سکے۔ عمر ۳۵۔ ۴۰ سال ہو۔ اسے معقول تنخواہ اور رہائش دی جائے گی۔
رابطہ معرفت مینیجر الفضل ربوہ

صاحب اولاد

اپنے پھول سے بچوں کی صحت اور نشوونما کا خاص خیال رکھیں۔ اگر کوئی کمزوری ہو تو مندرجہ ذیل ادویات سے انتخاب کریں۔

DWARFISHNESS COURSE	120	چھوٹا قد کورس
BED URINE COURSE	35	بول بستری کورس
MITTI CHOUR COURSE	25	مٹی چھوڑ کورس
BABY GROWTH COURSE	40	بے بی گروتھ کورس
MARASMUS COURSE	60	سوکھا پن کورس
BABY TONIC	12	بے بی ٹانک
SLOW DENTITION CURE	20	آہستہ دانت نکلنا کیور
IRREGULER TEETH CURE	20	بے ترتیب دانت کیور

ڈاکٹرز اور سٹاکسٹوں کے لئے معقول کمیشن چار صد روپے یا زائد کے آرڈر پر ڈاک خرچ بذمہ کمپنی
کیور ہومیو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ
گول بازار۔ ربوہ پاکستان۔ فون آفس 771 کلینک 606

زمین برائے فروخت

سرگودہا روڈ اور سوئی گیس سڑک کے درمیان احمد نگر میں ۱۹ کنال زمین برائے فروخت۔ سکنی و کاروباری مقاصد کیلئے مناسب ہے۔
رابطہ: نذیر احمد جاوید
مکان نمبر ۴/۱۲ دارالرحمت وسطی ربوہ فون ۹۴۹

اب کہیں اور جانے کی ضرورت نہیں
آپ کے اپنے شہر میں معیار میں اوّل
زلفی کلاسیک
سردیوں کیلئے نئی ورائٹی کے ساتھ لوکل اور امپورٹڈ
• بچگانہ و مردانہ سویٹر کی ورائٹی دستیاب ہے
ہر قسم کی ورائٹی جو آپ چاہیں • بچگانہ اور مردانہ جدید ملبوسات کا مرکز۔
زلفی کلاسیک ۸۔ بلال مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ

پتہ

ربوہ میں ہر ماہ کی ان تاریخوں میں
7 . 6 . 5
حکیم صاحب مطلب فرماتے ہیں

نرینہ اولاد سے محروم بے اولاد دکھی عورتوں کیلئے
۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام
پُرامید واحد علاجگاہ
ملتان میں ہر ماہ کی 25 تا 28 تاریخ کو

دکھی مخلوق کی خدمت میں مصروف
ھوالشافی
دواخانہ حکیم نظام جان
حکیم انوار احمد جان ابن حکیم نظام جان
اقصیٰ چوک ربوہ فون: 558

218527
پوسٹ بکس 222 چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ

کراچی میں ہر ماہ کی ان تاریخوں میں
12 تا 15
حکیم صاحب مطب فرماتے ہیں۔